بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۲۳ ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بعد نماز ظہر بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے ۔ حضور کی طبیعت گلے میں تکلیف کی وجہ سے تاحال ناساز ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

— محترم نواب محمد عبد اللہ صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کیلئے خصوصیت سے دعا کریں

احباب نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو لیک سکیس میں تہدید آمیز خطوط ملے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپکی جان خطرے میں ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی خیریت اور سلامتی کے لئے دعا فرمائیں ؛

صنعتی ترقی کی مختلف سکیموں پر ایک ارب بارہ کروڑ روپیہ کے خرچ کا اندازہ

کراچی ۔ ۲۳ فروری ۔ آج صبح گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے ایسی صنعتوں کی نگہداشت اور امداد کے لئے جن میں حکومت نے خود سرمایہ لگایا ہے ترقیات کی ایک صنعتی کارپوریشن قائم کرنے کا انتظام کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ اس کارپوریشن کے نمونے پر چند ایسے ادارے بھی قائم کئے جائیں گے ۔ جو حکومت کی ہدایات کے ماتحت کام کریں گے ۔ ان میں سے ہر ایک ادارہ ایک ایک صنعت کا انچارج ہوگا ۔ ترقی کی سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے فرمایا کہ عنقریب نجی سرمایہ داروں کے تعاون سے پٹ سن کے پانچ کارخانے قائم کئے جائیں گے ۔ نیز کاغذ کے ایک بڑے کارخانے کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا ۔ جس میں ایک سو ٹن کاغذ روزانہ تیار ہو سکے گا ۔ ان کارخانوں کے قیام کی تمام تفصیلات مکمل ہو چکی ہیں ۔ اور امید ہے کہ چند ماہ کے اندر اندر یہ کارخانے بنکر تیار ہو جائیں گے ۔ اسی طرح گھریلو صنعتوں اور چھوٹی چھوٹی دستکاریوں کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے ایک سکیم بنائی ہے ۔ جسکو جامۂ عمل پہنانے کے لئے ترقیات کا ایک علیحدہ بورڈ قائم کیا جائے گا ۔ ترقیات کا بورڈ اب تک ۱۰۷ اسکیمیں منظور کر چکا ہے ۔ جن پر ایک ارب بارہ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا ۔

کشمیر کے متعلق برطانوی قرارداد

نیویارک ۲۳ فروری ۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے لکھا ہے کہ سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں برطانیہ ایک قرارداد پیش کریگا جس میں یہ تجویز پیش کی جائیگی کہ کشمیر میں کام ترک کر دیا جائے ۔ اور اس کے باقی ماندہ کام کی تکمیل کے لئے ایک مصالحت کنندہ مقرر کیا جائے اخبار نے مصالحت کرانے کے سلسلے میں بعض نام بھی تجویز کئے ہیں ۔ جن میں امیر البحر چیسٹر ولیم نمٹز کا نام بھی شامل ہے ۔ ایک اور اطلاع کے مطابق آجکل سلامتی کونسل میں ایک قرارداد تیار کرنے کے لئے مختلف وفود سے بات چیت ہو رہی ہے جس میں فوجوں کی واپسی پر زور دیا جائے گا ؛

سلامتی کونسل میکناٹن کی تجاویز کی بنیاد پر آئندہ اقدام کا فیصلہ کرے گی

لنڈن ۲۳ فروری ۔ خیال ہے کہ کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کا جو اجلاس کل ہونے والا ہے ۔ اس میں کونسل کی مصالحت کی کوششوں میں پیہم ناکامی کے بعد اب زیادہ مثبت طریق کار اختیار کیا جائیگا یہ اطلاع دیتے ہوئے لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار لیک سکیس رقمطراز ہے کہ اب یہ محسوس ہو رہا ہے ۔ کہ اگر دو سال قبل زیادہ مضبوط کارروائی کی گئی ہوتی ۔ تو بہت سی ایسی پیچیدگیاں جنہوں نے جھگڑے کے متعلق گفتگو کو معطل کر رکھا ہے پیدا ہی نہ ہونے پاتیں ۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ اکثر غیر جانبدار مبصرین کے نزدیک رائے شماری کے بارے میں ہندوستان کی پیہم رخنہ اندازی کے باعث اس کی نیت مشکوک ہوگئی ہے ۔ مقالہ نگار کو یہ سمجھنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے ۔ کہ براہ راست ثالثی کے لئے مصری تجاویز پیشکش اس سے زیادہ کیا کر سکے گی ۔ جو جنرل میکناٹن نے کیا ۔ اور غالباً میکناٹن کی تجویز ہی جسے ہندوستان مسترد کر چکا ہے ۔ کونسل کے ہونے والے فیصلوں کی بنیاد قرار پائیگی (استار)

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے حفاظتی پولیس کیلئے خود کوئی درخواست نہیں کی

لیک سکیس ۲۲ فروری ۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اس خبر کی تردید کی ہے ۔ کہ آپ نے اپنی حفاظت کے لئے پولیس کے انتظام کے متعلق خود کوئی درخواست کی تھی ۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ خطرے کے پیش نظر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی حفاظت کے لئے پولیس کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ کیونکہ اس بات کا امکان ہے ۔ کہ بعض ہندو مسلمان منکر آپ پر حملہ نہ کر دیں ۔ ہفتے کے تین دن ایسے ہیں جن میں حملہ ہونے کا خطرہ ہے ۔ ان دنوں میں کام سے فارغ ہو کر آپ لیک سکیس سے اپنی رہائش گاہ واقعہ نیو جرسی تشریف لے جاتے ہیں ۔

— ڈھاکہ ۲۳ فروری ۔ نرسوں کی شدید قلت کے پیش نظر یہاں پر بھی نرسوں کی تربیت کا ایک مرکز یکم اپریل سے

روس کی مصالحانہ پیشکش کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں

لنڈن ۲۳ فروری ۔ "گلاسگو ہیرلڈ" کے سفارتی نامہ نگار نے کل یہ رائے ظاہر کی کہ روس کی فوجی تیاریاں اب اس قدر مکمل ہو چکی ہیں ۔ کہ اس کی موجودہ "مصالحانہ پیشکش" اپنے اندر کوئی خاص حقیقت نہیں رکھتی ۔ اسی لئے فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ روس کی مصالحانہ پیشکش کا لین دین سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ بلکہ اس سے مکمل اسلحہ بندی کی ترقی میں اعتماد کا اظہار مقصود ہے ۔ نامہ نگار مذکور نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اگر اس کے پاس اتنے جوہری بم نہیں ہیں جتنے مغربی طاقتوں کے پاس ہیں ۔ تو اس کا دعوےٰ ہے اس کے پاس بعض ایسے دوسرے اسلحہ جات ہیں جو دوسروں کے پاس نہیں ہیں روسی فوج مسلح اور تمام سامان سے لیس کم از کم چھ سمتوں میں آگے بڑھنے کو تیار کھڑی ہے ۔ نامہ نگار کا مزید کہنا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو خیال تھا کہ ۱۹۵۲ء کے وسط سے قبل روس کی تیاریاں مکمل نہ ہو سکیں گی ۔ وہ صحیح نہ تھا ۔ کیونکہ اس تاریخ سے بہت پہلے ہی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں (استار)

ہلال احمر کی نمائش

بغداد ۲۳ فروری ۔ ترکی انجمن ہلال احمر نے عراق کی انجمن ہلال احمر کو دعوت دی ہے کہ انقرہ میں آئندہ مہینہ ان کی جو نمائش ہونے والی ہے ۔ اس میں وہ شریک ہوں

دو مجاہدین کی نائیجیریا سے روانگی

مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی مبلغ انچارج نائیجیریا مشن اور مکرم عبد الحق صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ لیگوس نائیجیریا سے پاکستان کے لئے ۱۶ فروری کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ احباب اپنے مجاہد بھائیوں کے خیریت سے پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں ؛ (وکیل التبشیر)

عالمی بنک کے نمائندے لاہور میں

لاہور ۲۳ فروری ۱۹۵۰ء کو عالمی بنک کے نمائندے لاہور پہنچ رہے ہیں ۔ یہ نمائندے ۲۵ فروری ۱۹۵۰ء کو گیارہ بجے دن ایوان اسمبلی لاہور میں مقامی سربرآوردہ تاجروں بنک والوں اور صنعتکاروں کے ساتھ ایک میٹنگ کریں گے ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ... سے چھپوا کر دفتر ... سے شائع کیا

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق اہم ہدایات

ذیل میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی افتتاحی تقریر بموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء کا وہ حصہ جو انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق نہایت اہم ہدایات پر مشتمل ہے۔ وہ جماعتوں کی آگاہی اور یاددہانی کے لئے شائع کیا جاتا ہے تا جملہ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کے انتخاب کے وقت ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

حضور فرماتے ہیں۔ "ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ انمیں بعض منافق بھی مجھے نظر آتے ہیں بعض کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض بڑ بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں۔ کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جاسکتا ہے اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتے ہیں۔ کیا کوئی فارغ ہے اس پر جو کوئی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں۔ اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں۔ جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اسی لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اسلئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا یا صرف اسلئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اسلئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اسکو نمائندہ بنا کر قادیان بھیجدیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہتا ہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری سے سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے اسکو صرف ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی۔ اسلئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اسی لئے کہ وہ بڑبولے تھے یا صرف اسلئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے یا صرف اسلئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اسی مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزوری ایمان والے لوگ شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی طرف جھک جائیگا۔ اور کوئی کسی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے وہی پریذیڈنٹ ہو اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا اور نہ دنیا کے لئے

اس مجلس میں تو ان لوگوں کو بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں۔ اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلے پر رہنے چاہئیں کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ کو الگ شائع کردیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہا کریں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقوےٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اسلئے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا بڑبولے اور معترض ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے اور اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ اس طرح کوئی شخص نہیں

کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اس کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور تقوےٰ نہیں بلکہ وہ صرف دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور بایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور خشیت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ اور مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں کہ جن کے اندر تقوےٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر جن میں دین اور تقوےٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان لیکچرار ہوں۔ خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے"۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۴ فروری ۵۰ء

یہ معترضین

چودھری محمد ظفر اللہ خاں پاکستان کے وزیر خارجہ نے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے مسائل جس قابلیت اور موثر انداز سے اقوام متحدہ کی انجمن میں پیش کئے ہیں۔ اور جو معرکۃ الآراء تقریریں اس ضمن میں آپ نے کی ہیں۔ ان سے غیر اسلامی دنیا تحسین و آفرین کے نعروں سے گونج اٹھی ہے۔ ویسے تو اگرچہ ان کی ہر تقریر کو جید اور معیاری سمجھا گیا ہے۔ مگر ان کی آخری تقریر کا اثر تو یہ ہوا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے متعدد اخبارات اور جرائد کے علاوہ بڑے بڑے سیاستدان بھی مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف کی طرفداری کرنے لگے ہیں۔ اور جہاں پہلے ہندوستان کے وسیع پراپیگنڈا کی وجہ سے پاکستان کے موقف کی صحت ان پر واضح نہیں تھی۔ چودھری ظفر اللہ خاں کی تقریروں نے اسکی صحت دلوں پر کالنقش فی الحجر کر دی ہے۔ جس کی آواز بازگشت مختلف جرائد اور سیاست دان اصحاب کے کثیر بیانات میں جو آئے دن اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ اور جن میں استصواب رائے کے التوا کے لئے ہندوستان کو ذمہ وار گردانا جا رہا ہے۔ سنائی دے رہی ہے۔

ان عظیم الشان اور مبنی بر صداقت تقریروں اور پاکستان اور اسلامی دنیا کی حمایت میں پر زور اور موثر وکالت کا دشمنانِ پاکستان کے دلوں پر بھی اتنا رعب چھا گیا ہے۔ کہ جیسا کہ رائٹر کی تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو تہدید آمیز خطوط ارسال کئے گئے ہیں۔ جن میں آپ کو قتل کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دشمنانِ پاکستان اور دشمنانِ اسلام آپ کی وکالت سے کس قدر خوف زدہ ہیں۔ اور پاکستان کے اس سپوت نے صداقت کی پیروی کتنی بے باکی اور شجاعت سے کی ہے۔ اور آپ نے پاکستان جیسے غریب اور نوزائیدہ ملک کا وقار ایک مخالف ماحول میں کتنا بلند کر دیا ہے۔ کہ اب وہ لوگ بھی جو پاکستان سے محض ناآشنا تھے۔ اور کشمیر کے معاملہ کی صحیح نوعیت سے نابلد تھے۔ پاکستان کی حمایت میں بیان پر بیان دے رہے ہیں۔ مگر جہاں آپ کی قابلیت اور بے نظیر وکالت حق کی معترف تمام اسلامی اور غیر اسلامی حق پسند دنیا ہے۔ وہاں اسی پاکستان میں جس کے قیام و استحکام کے لئے پاکستان کے اس جانباز سپوت نے اپنی جان بھی خطرے میں ڈال دی ہے۔ ایسے عجیب و غریب جرائد بھی موجود ہیں کہ ؎

ازل کے روز سے ان کو ملی ہے خوئے مگس
کہ پاک شے میں بھی کرتے ہیں جستجوئے نجس

یہ جرائد کون ہے؟ ان کا نام کلیجہ تھام کر سنئے (۱) "آزاد"۔ احراریوں کا آرگن۔ (۲) "کوثر"۔ اقامت دین کا داعی۔ (۳) "الاعتصام" مولوی محمد حنیف صاحب ندوی کا ہفت روزہ۔ یہ تینوں جرائد چودھری ظفر اللہ خاں کے متعلق یکزبان ہیں۔ ان تینوں نے آپ کی عظیم الشان تقریر پر مخالفانہ نوٹ لکھے ہیں۔ اور اپنے زعم میں سورج کو مٹھی بھر غبار سے چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اس میں دراصل تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ اور پاکستان کے عوام جانتے ہیں۔ کہ ان جرائد نے کیوں اپنا فرض سمجھا ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں جیسے پاکستان کے بہادر جرنیل کی جس نے پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے بے نظیر جدوجہد کی ہے۔ اور جس نے اس کا وقار اقوام عالم میں قائم کر دیا ہے۔ مخالفت کرنا ضروری ہے۔

یہ جرائد وہ ہیں۔ جو ان جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان بننے سے پہلے بھی پاکستان کے قیام کے خلاف دشمنانِ پاکستان کے ساتھ مل کر علانیہ اور ڈنکے کی چوٹ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ اور پاکستان بننے کے بعد بھی ان کی جدوجہد بہی خواہانِ پاکستان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہے۔ ہمیں اس کے متعلق زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ جرائد جانتے ہیں۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کا عقیدہ ہے۔ کہ حکومت وقت کے ساتھ وفاداری کرنا اسلامی اصول ہے۔ اور اس کے خلاف بغاوت کرنا اسلام کے خلاف ہے۔ پھر وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ جس جماعت سے چودھری ظفر اللہ خاں تعلق رکھتے ہیں اس کے امام نے پاکستان بننے سے پہلے ہی علی الاعلان کہہ دیا تھا۔ کہ

> "ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے۔ اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے۔ تو ہمارے لئے موجب راحت ہے"
>
> (الفضل ۱۹ مئی ۱۹۴۷ء)

پھر وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں ایک ایماندار سچے مسلمان ہیں۔ اور ایمانداری سے پاکستان کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور ان کی جماعت کے تعلق رکھنے والے دوسرے افسر بھی حکومت پاکستان کے دفتروں میں محنت اور ایمانداری سے کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح پاکستان کی جڑیں مضبوط کر رہے ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کی ہمدردیاں چودھری ظفر اللہ خاں کے ساتھ کس طرح ہو سکتی ہیں۔ جن کا عقیدہ یہ رہا ہے۔ کہ "میں دیکھوں گا۔ کون ماں کا بچہ ہے۔ جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"۔ (عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر پسرور) وہ لوگ جنہوں نے کشمیر کے جہاد کے متعلق نوجوانوں کو اکسانے کی کوششیں کیں۔ جن کے زعماء کو حکومت پاکستان نے شورش انگیز جدوجہد اور فتنہ و فساد کے لئے پے در پے تنبیہات کیں۔ اور آخر مجبور ہو کر انہیں نظر بند تک کرنا پڑا۔ بھلا ایسے لوگ ان وفادارانِ پاکستان سے کس طرح ہمدردی کر سکتے ہیں۔ جو اس کے قیام و استحکام کے لئے اپنی جان تک بھی لڑا سکتے ہیں؟

وہ لوگ جن کی جدوجہد کی تعریفیں ہند کے اخبارات اور جموں اور سری نگر کے ریڈیو کرتے ہیں۔ بھلا وہ کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔ کہ پاکستان کا ایک بہادر سپوت پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے ایسی موثر جدوجہد کرے۔ کہ پاکستان کی جڑیں مضبوط ہو جائیں۔ اور اس کا وقار دنیا میں بڑھ جائے۔

تھوڑی دیر کے لئے تو شاید یہ جرائد سادہ دل مسلمان عوام کو اپنی سوفسطائی منطق اور اشتعال انگیز باتوں سے فریب دے لیں۔ مگر کاٹھ کی ہنڈیا چولھے کے بھڑکتے شعلہ کی تاب کب تک لا سکتی ہے؟ چند ہی منٹوں میں اس کا جل کر راکھ ہو جانا یقینی ہے۔ اس لئے ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ پاکستان کے عوام اب ان کا دھوکا نہیں کھا سکتے۔ یہ لوگ لاکھ قسموں پر قسمیں کھائیں۔ اور لاکھ صالحیت کی درخشندہ قبائیں پہن پہن کر نکلیں عوام مسلمان ان کو خوب پہچانتے ہیں۔ اور ان کی تبلیغ اور صالحیت کے ڈھونگ کو سمجھتے ہیں۔ اور ان کا کوئی اعتبار نہیں کرتے۔ پھر خواص و عوام مسلمان جماعت احمدیہ اور ان کے امام کی سنجیدگی ان کی ایماندارانہ جدوجہد اور بے لوث خدمت کے دل سے معترف ہیں۔ کیونکہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے دشمنوں نے چودھری ظفر اللہ خاں کی کامیاب وکالت کی وجہ سے ان کو قتل کی دھمکیاں دی ہیں۔ ادھر پاکستان کی ہوا میں سانس لینے والے اور اس کا اناج کھا کر پلنے والے یہ بعض پاکستانی جرائد بھی چودھری ظفر اللہ خاں کی دشمنی میں آپے سے باہر ہو ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی تعریفیں ہندوستان کے اخبارات چھاپتے ہیں۔ اور جموں اور سری نگر کے ریڈیو سٹیشن سے ان کے فتاویٰ نشر ہوتے ہیں۔ اس بات سے ہی خواص و عوام پاکستان سمجھ سکتے ہیں۔ کہ پاکستان کے دشمن ازلی کون ہیں۔ آیا یہ لوگ یا چودھری ظفر اللہ خاں اور وہ جماعت جس سے وہ تعلق رکھتے ہیں؟

چودھری ظفر اللہ خاں کی بے نظیر خدمت پاکستان اور اسلامی دنیا کی حمایت اور ان جرائد کی آپ سے دشمنی کیا اس بات کا بین ثبوت نہیں ہے۔ کہ چودھری صاحب اور جماعت احمدیہ اور اس جماعت کا امام پاکستان کے سب سے بڑے خیر خواہ ہیں۔ کیا چودھری صاحب کا یہ کارنامہ عظیم دیکھ کر جو انہوں نے پاکستان اور اسلامی دنیا کی حمایت میں انجمن اقوام عالم کے سامنے سرانجام دیا ہے۔ اب بھی اس امر میں کوئی شک کی گنجائش رہ جاتی ہے۔ جیسا کہ امام جماعت احمدیہ نے قیام پاکستان سے قبل فرمایا تھا۔ کہ "ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے۔ اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے۔ تو ہمارے لئے موجب راحت ہے"۔

کیا چودھری ظفر اللہ خاں کا پاکستان کی خدمت اور اسلامی ممالک کے مقدمات کی حمایت میں اپنی جان کو خطرے میں ڈال دینا اس بات کا صریح ثبوت نہیں ہے۔ کہ جو کچھ امام جماعت احمدیہ نے قبل از قیام پاکستان فرمایا تھا۔ وہ حرف بحرف درست ہے۔ اور محض اسی قسم کی نعرہ بازی نہیں جو احراریوں اور اسلامی جماعت والوں کا خاصہ ہے۔ اور جو اس لئے پاکستان کے اب گیت گاتے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کے حقیقی خیر خواہوں کو بدنام کریں۔ اور ملک میں فتنہ و فساد کا از سر نو دروازہ وا کریں۔

حاشا و کلا ہمیں مجلس احرار اور نہ اسلامی جماعت اور نہ ان جماعتوں کے کسی فرد سے دشمنی ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر کہتے ہیں۔ کہ ہمیں ان کی دشمنی کی بھی جو ان کو ہمارے ساتھ ہے پروا نہیں ہے۔ لیکن پاکستان کے عوام و خواص دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح یہ جماعتیں اور دیگر مخالفین احمدیت ملک میں پے در پے جماعت کے خلاف غلط پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور جھوٹی افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ اور کس طرح وہ چودھری ظفر اللہ جیسے پاکستان کے ایماندار اور محنتی کارکن کے خلاف سرتاپا غلط افترا ئیں گھڑ گھڑ کر عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارا خدا جانتا ہے۔ کہ ہم اپنی خاطر نہیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہوئی ہے۔ بلکہ محض پاکستان کی خاطر چاہتے ہیں۔ کہ بہی خواہانِ ملک قوم اس زہر سے بچ جائیں۔ جو یہ عاقبت نااندیش لوگ مذہبی تفرقہ اندازی کی صورت میں پھیلا رہے ہیں۔ اور اتحاد کے اس اصول کی جڑ کو کھوکھلی کر رہے ہیں۔ جس پر پاکستان کا نوروئیدہ پودا کھڑا ہے۔ جو اصول یہ ہے۔ کہ ہر مسلمان کہلانے والا فرقہ پاکستان میں یکساں طور پر سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔ خواہ اعتقادی طور پر مختلف فرقوں میں کفر و اسلام تک کا اختلاف کیوں نہ ہو۔ یہ اصول قائد اعظم نے قبول کیا۔ اسی پر پاکستان بنا اور اسی پر اسکی آئندہ ترقی منحصر ہے۔

حافظ جمال احمد صاحب مرحوم کی زندگی کے مختصر حالات

(از جمیلہ بیگم بنت حافظ صاحب مرحوم)

"حافظ جمال احمد صاحب مرحوم و مغفور مبلغ جزیرہ ماریشس کی وفات کی خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے اب حافظ صاحب مرحوم کی دختر جمیلہ بیگم سلمہا کی طرف سے میرے پاس اپنے والد مرحوم کے حالات کے متعلق ایک نوٹ پہنچا ہے جو میں الفضل میں شائع کراتا ہوں۔ جمیلہ بیگم سلمہا بچپن میں کچھ عرصہ ہمارے گھر میں رہ چکی ہے اور بڑی نیک بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب مرحوم کو اپنی خاص رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کے بچوں اور جماعت احمدیہ ماریشس کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ایسے دوست جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر کے بیرونی ممالک میں وفات پائی خاص طور پر دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہ بھی اور ان کے لواحقین بھی۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد) ۲۲/۲/۵۰

والد صاحب مرحوم پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ میرے دادا جان کا نام حکیم غلام محی الدین تھا۔ اور دادی کا نام اللہ جوائی تھا۔ یہ دونوں صاحب کشوف و رؤیا بھی تھے والد صاحب سے پہلے انکے ہاں ایک لڑکی تھی جو کہ [illegible] چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئی۔ اس کے بعد میرے دادا نے فارسی میں ایک دعا کی جو مجھے یاد نہیں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ مجھے جمال احمد عطا کر اور میرے مردہ دل کو زندہ کر خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا کچھ مدت بعد میری دادی نے بھی خواب میں دیکھا کہ ان کے گھر ایک بوتل میں ایک سفید اور چمکدار موتی ہے اور بوتل کا منہ بند ہے ایک بزرگ کو یہ خواب سنائی تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ قرآن کا حافظ ہوگا۔ کچھ مدت بعد میرے والد صاحب پیدا ہوئے۔ اور دعا کی بناء پر آپ کا نام جمال احمد رکھا۔ چھوٹی عمر میں آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ تو رشتہ کی ایک بہن نے آپ کی پرورش کی۔ جب آپ کی عمر پانچ چھ برس کی ہوئی تو میرے دادا نے انہیں ایک بزرگ کے پاس قرآن پڑھنے کو چھوڑ دیا آپ اس چھوٹی عمر میں ہی ماں باپ دونوں سے جدا ہو گئے۔ اس بزرگ کے بھی کوئی اولاد نہ تھی انہوں نے بڑی محنت سے والد صاحب کو قرآن پڑھایا اور تیرہ برس کی عمر میں قرآن کے حافظ ہو گئے انہی دنوں میں میرے دادا نے خط کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اس کے بعد والد صاحب کی عمر ۱۵ سال کی ہوئی تو انہیں بھی قادیان شریف بھیجدیا۔ وہاں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی آپ نے حضرت خلیفہ اول سے قرآن و حدیث اور کچھ طب پڑھی۔ اس کے بعد میرے دادا بھی قادیان شریف میں ہی آکر رہنے لگے۔ کچھ دن ہوئے میں نے اباجی کے کاغذ دیکھے تو ان میں سے دادا صاحب کا ایک خط ملا جس میں انہوں حضرت خلیفہ اول سے دعا کی درخواست کی ہے کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ وہ قادیان کی مقدس زمین میں آئیں اور اسی مقدس زمین میں دفن ہوں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ قادیان آئے اور قادیان میں ہی ان کی وفات ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں چار دیواری کے باہر ان کی قبر ہے۔ ان کی وفات ۱۹۱۲ء میں ہوئی۔ ان کی زندگی میں ہی میرے والد صاحب کی شادی حضرت خلیفہ اول نے صوفی تصور حسین صاحب مرحوم کی لڑکی سے ۱۹۱۱ء میں کرا دی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں شادی ہو چکنے کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ عربی دعائیں پڑھ رہی ہیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔ رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا پھر خواب میں ہی کسی نے کہا کہ تمہارے لڑکا پیدا ہوگا۔ والد صاحب نے حضرت خلیفہ اول کو لکھا تو حضور نے فرمایا مبارک ہو لڑکے کا نام یحییٰ رکھیں تو اس کا نام یحییٰ رکھا جو پندرہ برس کا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد یہ عاجزہ پیدا ہوئی۔ میرے بعد ایک لڑکی ہوئی دو سال کی ہو کر فوت ہو گئی اسکے بعد ۱۹۲۰ء میں دو بچے توام پیدا ہوئے جس سے میری والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ اسی سال والد صاحب کا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی نے مولوی فتح الدین صاحب مرحوم دھرم کوٹی کی لڑکی کے ساتھ کر دیا جن کے بطن سے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں بڑا لڑکا مصر میں فوج میں بھرتی ہو کر گیا ہوا ہے اور دوسرا لڑکا یوسف جمال احمد یہاں پولیس میں کام کرتا ہے اور ۱۵ر جنوری کو خدا کے فضل سے اس کی شادی ہو گئی ہے خدا اسے نیک اور خادم دین بنائے اور نیک اولاد عطا کرے تیسری لڑکی کی شادی بھی خدا کے فضل سے یہاں ایک نیک لڑکے محمد نیجو کے ساتھ ہو گئی ہے۔ اور اس کے تین بچے بھی ہیں۔ خدا انہیں نیک اور خادم دین بنائے آمین ایک لڑکا محمد ابراہیم پاکستان میں ڈاکٹری کی تعلیم پا رہا ہے۔ خدا اسے کامیاب کرے۔

۱۹۱۴ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح مسند خلافت پر بیٹھے۔ تو والد صاحب سے کہا کہ آپ حافظ قرآن ہیں اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر دیں۔ تو بغیر چون و چرا کئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ان دنوں آپ دوکان کرتے تھے اپنے وقف پر آخر دم تک قائم رہے ۱۹۲۷ء میں حضور نے والد صاحب کو ماریشس آنے کو فرمایا۔ تو یہ بھی فوراً مان لیا۔ والد صاحب کو حضرت صاحب اور خاندان نبوت سے ایک عشق تھا اور ہر دم ان کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے تھے جب کبھی بیمار ہوتے تو دعا کا موقع نہ ہاتھ سے جانے دیتے اور رو رو کر دعا کرتے اور خدا کا شکر کرتے کہ اس نے دعا کرنے کا موقع دیا۔ ۱۹۲۸ء میں دس بجے دن کے حضرت اقدس نے بڑے مجمع کے ساتھ ضروری نصائح دعا اور مصافحہ اور معانقہ کے بعد رخصت فرمایا۔ مکرم مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب مبلغ فلسطین بٹالہ تک ہمارے ساتھ آئے۔ بٹالہ کے امیر جماعت مکرمی عبد الرشید صاحب نے سب سامان سٹیشن ماسٹر کے سپرد کیا رات ہم سب کو اپنے مکان پر رکھا اور صبح سویرے ٹھیک وقت پر ہمیں گاڑی پر سوار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ امرتسر میں بھی بہت سے بھائی موجود تھے۔ جنہوں نے ہمیں گاڑی بدلنے میں بہت مدد دی اور ہم بہت آسانی سے سوار ہو گئے ۱۶ر جنوری کو ہم بمبئی پہنچے وہاں پر بھی بہت سے احباب اور پاسپورٹ ایجنٹ کے آدمی آئے ہوئے تھے۔ جن کو بابو عبد الغنی صاحب نے ہمارے آنے کی اطلاع دے رکھی تھی ہمیں ان کی وجہ سے بہت آرام ہوا۔ اور ہم بغیر کسی تردد اور فکر کے شہر پہنچے ہمارے لئے انہوں نے دو کمرے خالی کئے ہوئے تھے بائیس روز ہم جہاز کی انتظار میں بمبئی ٹھہرے ۷ر جولائی کو جہاز دار اسٹیمر تیار ہوا اور کچھ بھائی ہمیں جہاز میں سوار کرنے کے لئے ساتھ آئے چار روز جہاز کراچی ٹھہرا۔ جہاز میں جو جگہ ہمیں ملی وہ بہت خراب تھی۔ نہ روشنی نہ کھلی ہوا۔ اور بدبو بہت کوئلہ کی گرد سے کپڑے کالے ہو جاتے تھے۔ اور بے پردگی بھی بہت تھی۔ چونکہ ان دنوں میں بیمار تھی اور اب تک بیمار ہی ہوں اور دونوں پاؤں سے معذور چل پھر نہیں سکتی (حضرت صاحب اور جماعت کے احباب سے مؤدبانہ عرض ہے کہ وہ مجھ دکھیا کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں) خیر والد صاحب مجھے لے کر افسر جہاز کے پاس گئے۔ اور بیماری کا ذکر کیا۔ افسر جہاز ایک انگریز تھا۔ اور بہت نیک اور رحم دل معلوم ہوتا تھا اس نے بچی کے لئے روئی اور گدا نہ کبھی دیا۔ اور ہسپتال میں رہنے کو جگہ دی جہاں ہمیں بہت آرام ملا۔ اس بڑے کمرے میں صرف ہم ہی تھے۔ خدا کے فضل سے کراچی سے ماریشس تک ہمارا سفر بہت آرام سے گزرا صرف طوفان کی وجہ سے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو کچھ تکلیف رہی ایک دن والد صاحب کے دل میں آیا کہ جہاز کے اگلے سرے پر کھڑے ہو کر پانی کا موجوں کا تماشا دیکھنا چاہیئے چنانچہ بڑی دیر تک خدا کی قدرت کا تماشا دیکھتے رہے زبان سے پر درد لہجہ میں مندرجہ ذیل آیت نکلی ام لھم الٰہ غیر اللہ سبحٰن اللہ عما یشرکون۔ اور ساتھ ہی رقت پیدا ہو کر طبیعت دعا کی طرف متوجہ ہو گئی۔ علاوہ اور دعاؤں کے ماریشس کی جماعت کے لئے بہت دعائیں کیں کہ خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو ان کے لئے بابرکت بنائے اور ان کے وجود کو میرے لئے بابرکت بنائے اور خدا تعالیٰ ان کے دین میں برکت ڈالے اور ان کی دنیا میں برکت ڈالے ان کے مردوں پر رحمت اور برکت نازل فرمائے اور ان کی عورتوں پر بھی ان کے بچوں پر بھی اور ان کے بوڑھوں پر بھی اور اے خدا ایسا نہ ہو کہ میرا وجود ان کے لئے یا غیر اقوام کے لئے کسی ابتلا کا باعث بنے۔ بلکہ اے قادر مطلق خدا مجھے تمام جزیرہ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا کر تا جس چشمہ سے تو نے ہم کو پلایا ہے وہ بھی اس سے پی کر سیراب ہوں۔

ولادت

(۱) صوفی دین محمد صاحب پروپرائیٹر احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا کیا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت نومولود کی صحت۔ لمبی عمر۔ اور دین کا سچا خادم بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ صاحب موصوف نے بچہ کی پیدائش پر کسی مستحق کے نام تین ماہ کے لئے اخبار "الفضل" جاری کرانے کا وعدہ کیا ہے

خاکسار محمد رمضان احمدی از گوجرانوالہ

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۵۰ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام حفیظ الرحمٰن تجویز کیا گیا ہے (یہ نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے خاکسار کے وفات شدہ بچے کا رکھا تھا) احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم سلسلہ احمدیہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الرحمٰن انور از ربوہ)

درخواست دعا:۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب محاسب واقف زندگی بعارضہ T.B بیمار ہیں اور سرگودہا میں بغرض علاج مقیم ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

اور میرا وجود جماعت کیلئے ایسا مبارک ہو کہ جن جن مشکلات اور مصائب میں کوئی بھائی اگر مبتلا ہو بھی تو بہت جلد اس کو نجات حاصل ہو اور تمام ترقی کی راہیں ان پر کھل جائیں۔

غرض کئی دفعہ لمبی لمبی دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو قبول فرمائے۔ یہ میں نے والد صاحب کی ڈائری سے لیا ہے۔

۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء شام کے چار بجے بروز جمعہ ہمارا جہاز ماریشس پہنچا۔ اور کنارہ سے کچھ فاصلہ پر لنگر انداز ہوا۔ جماعت ماریشس کے احباب بھی ...... آ پہنچے تھے۔ سب سے پہلے صوفی صدر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سے السلام علیکم ہوئی۔ باقی احباب بھی کشتیوں پر سوار ہو کر جہاز سے کچھ فاصلہ پر چکر لگا رہے تھے کیونکہ جہاز کے اندر کسی کو آنے کی اجازت نہیں تھی اس لئے دور سے صاحب سلامت ہوتی رہی ڈاکٹری معائنہ اسی دن ہو چکا تھا۔ پولیس کا کام ہفتہ کی صبح پر ملتوی کیا گیا۔ اس لئے جماعت کے احباب صبح آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ ہفتہ کی صبح کو پولیس نے پاسپورٹ طلب کئے۔ اور باری باری سب کو بلانا شروع کیا۔ جس کے پاس اڑھائی ہزار روپیہ ہوتا اس کو داخلہ کی اجازت ہو جاتی۔ چونکہ ہمارے پاس روپیہ نہ تھا اس لئے ہمیں روک لیا گیا۔ چونکہ کسی باہر کے آدمی کو اندر آنے کی اجازت نہ تھی اس لئے جماعت کو اس امر کی اطلاع کرنی مشکل ہو گئی۔ آخر بصد مشکل ان تک رقعہ پہنچایا۔ انہوں نے جا کر روپیہ مہیا کرنے کی کوشش۔ مگر وقت تھوڑا ہونے کے سبب پورا انتظام نہ ہو سکا۔ اتنے میں پولیس اپنا کام کر کے چلی گئی اب مشکل یہ ہو گئی کہ بغیر گورنر کے دستخط کے ہمارا داخلہ ناممکن تھا اور پھر ہفتہ کو دفاتر جلدی بند ہو جاتے ہیں۔ اور اتوار کا دن بھی چھٹی کا دن تھا اس لئے معاملہ کے لمبا ہونے کا ڈر تھا اس لئے جماعت کو بہت دوڑ دھوپ کرنی پڑی اور بالآخر ساڑھے تین ہزار روپیہ کی ضمانت پر اسی روز ہمیں داخلہ کی اجازت ہو گئی۔ اور قریباً تین بجے ہم دارالسلام روزہل پہنچے۔ ماریشس کی قریباً تمام جماعت کے احباب حاضر تھے۔

عشاء کی نماز کے بعد پروگرام کے مطابق ایڈریس پیش ہونے شروع ہوئے جو کہ جماعت کے مردوں عورتوں اور ...... لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف سے پیش کئے گئے۔ چونکہ غیر احمدی اصحاب اور غیر مذاہب کے لوگ بھی حاضر تھے اس لئے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے ان کی بھی والد صاحب نے روحانی ضیافت کی۔ قریباً رات کے گیارہ بجے فراغت ہوئی۔ سمندر کے سفر کی وجہ سے والد صاحب کے گھٹنے میں پھوڑے نکل آئے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کو کئی روز تک تکلیف رہی۔ جماعت نے ہمدردی کا کافی ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ اجزاء دے۔

اس کے بعد کے حالات سے جماعت ماریشس گواہ ہے کہ کس طرح محنت سے انہوں نے اپنا کام سرانجام دیا۔ اگر اپنے ذاتی وجود کے لئے کسی سے کوئی رنجش پہنچی تو صبر شکر اور درگذر سے کام لیا۔ اور کبھی بدظنی کو دل میں جگہ نہ دی۔

بیماری میں بھی تبلیغ کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ ایک دفعہ درد گردہ کا سخت دورہ ہوا۔ اتنے میں دو غیر احمدی آ گئے تو ان کو گھر بلا کر تبلیغ کرنی شروع کر دی اور اپنی درد سب بھول گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد خدا کا بہت شکر ادا کیا کہ اس نے بیماری میں بھی تبلیغ کا موقعہ دیا اور رو رو کر احمدیت کی ترقی کیلئے دعائیں کیں۔ حضرت صاحب اور قادیان کی یاد آپ کو بہت ستاتی تھی۔ اور ہمیشہ رو رو کر حضرت اقدس کی صحت یابی اور درازئ عمر اور قادیان کی واپسی کے لئے دعا کرتے۔ پچھلے دنوں ربوہ سے خط آیا کہ سب مبلغین ربوہ کانفرنس میں شامل ہوں تو بہت خوش ہوئے کہ حضرت اقدس کی زیارت ہو گی اور ربوہ کی مقدس زمین بھی دیکھیں گے۔ مگر آہ! انہیں کیا معلوم تھا کہ وہاں سے جواب آنے سے پہلے ہی اس دنیا سے چل بسیں گے۔ آہ! دل کی مرادیں دل میں ہی سب دفن ہو گئیں۔ موت سے وفات کے متعلق کچھ خوابیں آ رہی تھیں۔ مگر ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے پیارے والد صاحب ہم کو اتنی جلدی داغ جدائی دے جائیں گے۔ جب سے ان کی طبیعت خراب رہنے لگی تو موت کو بہت یاد کرتے تھے اور ہمیشہ کہتے تھے کہ بدن کی سب مشینری خراب ہو گئی ہے۔ اب زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس پر اگر ہم کچھ کہتے۔ تو فرماتے کہ دنیا تو دیکھ لی اب آخرت بھی دیکھنی چاہیئے۔

آہ ۲۷ دسمبر کی رات کیسی ڈراؤنی اور بھیانک تھی جبکہ والد صاحب اپنی زندگی کا آخری سانس لے رہے تھے۔ چھ بجے شام آپ بالکل اچھے تھے۔ دن بھر کام کیا اور تین بجے تک میرے بھائی کی شادی کیلئے جو ۱۵ تاریخ مقرر ہو چکی تھی دعوتی خط لکھ کر تیار کیا تاکہ دستی پریس میں چھاپ کر یکم جنوری کو دوستوں کو بھیجیں۔ مگر کیا معلوم تھا کہ یہی آخری خط ہے جو آپ کے ہاتھ سے لکھا گیا۔ تین بجے سر اور دانت میں درد بتائی۔ اور کہا کہ رات کو سو نہیں سکوں گا جا کر دانت نکلوا لوں۔ ساڑھے پانچ بجے جا کر دانت نکلوا لیا۔ آہ! دانت اکھڑنے کا بہانہ تھا زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ مغرب کی اذان سے پہلے حضرت صاحب کا خطبہ تحریک جدید جو اسی وقت آیا تھا میں نے پڑھ کر سنایا۔ اور بعض جگہ والد صاحب مرحوم رضی نے میری غلطیاں بھی نکالیں۔ اتنے میں مغرب کی اذان ہوئی۔ تو پوچھا اذان ہو رہی ہے اور اٹھنے کی کوشش کی۔ مگر طاقت نے جواب دے دیا۔ اور زبان بھاری ہو گئی۔ اور ابھی مغرب کی نماز ختم نہ ہوئی تھی کہ کھر کھر کی آواز نکلنے لگی۔ ہم سب گھبرا گئے اور پوچھا ابا جی کیا ہوا۔ تو فرمایا کچھ نہیں فکر نہ کرو میں اچھا ہوں نہ رو۔ اتنے میں ڈاکٹر آ گیا اور کہا کہ بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے اور سارا بدن پکڑا گیا ہے۔ خون نکالا۔ ٹیکے کئے۔ دوائی دی۔ مگر سب بے سود۔ ساڑھے نو بجے تک ہوش تھا۔ ڈاکٹر صاحب جانے لگے تو پوچھا سر میں بہت درد ہے کیا بیر وہ کھا سکتا ہوں پھر دانت آپس میں کس گئے۔ خدام جو اس وقت گھر میں بھرے ہوئے تھے سمجھے کہ شاید زبان دانتوں میں آ گئی ہے۔ بولے نہیں روئی ڈالی ہوئی ہے مگر ذرہ مشکل سے لفظ سمجھے گئے۔ خدام کے چلے جانے کے بعد بڑے اطمینان اور صاف الفاظ میں تین بار کہا اے اللہ تو رحم کر۔ اے اللہ تو فضل کر۔ اس کے بعد میرے بھائی نے پوچھا ابا جی کیا ہوا ہے۔ تو تین بار صرف کچھ کچھ کہا اور پورا لفظ نہ بول سکے اور پھر بیہوشی طاری ہو گئی۔ اور سانس تیز ہو گیا۔ ہم ڈر گئے اور پھر ڈاکٹر بلانے کو کہا۔ مگر پہلا ڈاکٹر گھر پر نہ تھا۔ دوسرا ڈاکٹر بلایا گیا۔ جس نے آتے ہی کہا کہ بیمار کی حالت خطرناک ہے۔ پہلے ڈاکٹر کو بلاؤ مشورہ کر کے کچھ کریں۔ مگر دوسرے ڈاکٹر کے آنے سے پہلے ہی والد صاحب نے اپنی جان پانچ منٹ کم گیارہ بجے اپنے مولا حقیقی کے سپرد کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اے خدا تو ان کے درجات بلند کر اور اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے۔ آمین

والد صاحب نے اکیس (۲۱) برس چھ (۶) ماہ ماریشس میں تبلیغ حق کا کام سرانجام دیا۔ سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان جماعت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے عرض ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم رضی کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اور ہم یتیموں اور بیوہ کیلئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز جماعت ماریشس کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے رنج و غم میں شریک ہوئی۔ اور سب جماعتیں والد صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

پاکستان کے طول و عرض میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

جہلم

جماعت احمدیہ شہر جہلم نے یوم مصلح موعود منانے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء بروز سوموار بوقت شام بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ جہلم میں جلسہ کیا۔ بعد تلاوت قرآن کریم و نظم بر یوم مصلح موعود خاکسار نے (۱) پیدائش مصلح الموعود کیلئے تاریخ کی تعیین اور دیگر علامات اور (۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں پر تقریر کی اور احباب جماعت احمدیہ پر یہ امر واضح کیا گیا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش عین مطابق الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بروقت مقررہ پر ہوئی۔ اور نیز حضور کے کارناموں میں سے تفسیر کبیر کا شائع ہونا ایک علمی معجزہ ہے جس کی نظیر ابتک پائی نہیں جاتی۔ اشاعت اسلام کا پوری شان سے ظہور میں آنا حضرت مصلح الموعود کے زمانہ کے ساتھ وابستہ تھا۔ چنانچہ اس وقت قریباً ۶۵ مبلغین کا دنیا کے کونہ کونہ میں اشاعت اسلام کیلئے جانا حضور کے وقت میں پورا ہوا۔ اور اسلام کے شیدائی اور حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے جانباز سپاہی تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے قریباً دنیا کے ہر ملک میں سربکف نظر آتے ہیں۔ حاضری جلسہ کی قریباً ایک سو افراد کے لگ بھگ احباب پر مشتمل تھی قریباً ایک گھنٹہ تک کارروائی جلسہ جاری رہی۔ اور آخر کار اسلام و احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازئ عمر و مبلغین سلسلہ و درویشان قادیان کی کامیابی و کامرانی اور ہمارے اصل مرکز قادیان کی واپسی کیلئے درد دل سے دعا کرنے پر کارروائی ختم ہوئی۔

(دستخط) زمان شاہ امیر جماعت احمدیہ جہلم

راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مصلح الموعود بروز اتوار مؤرخہ ۱۹ فروری ۱۹۵۰ء مرکز کی منظوری سے منایا۔ احباب جماعت نے انفرادی طور پر بعض غیر احمدی اور غیر مبائع حضرات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں درباره مصلح الموعود سنائیں۔ اور اس طریقہ سے تبلیغ احمدیت کا فرض ادا کیا۔ اسی دن ایک پبلک جلسہ زیر صدارت امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی بوقت ۲ بجے سے ۵ بجے بعد از دوپہر بمقام انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی منعقد کیا گیا۔ جس میں غیر احمدی احباب کو دعوت شمولیت دی گئی۔ ایک ہینڈ بل بعنوان "اطلاع" چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔ جلسہ میں اندازاً چار صد احباب نے شرکت فرمائی۔ جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا" کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔

مکرم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر۔ مکرم پیر صلاح الدین صاحب۔ مکرم قریشی بشیر احمد صاحب۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب جٹ مقررین نے تقاریر نہایت عمدہ طریقہ پر کیں اور پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات پردہ کا تسلی بخش انتظام تھا۔

عبد الحق ورک سیکرٹری
جماعت احمدیہ راولپنڈی

فالتو روپیہ کیسے محفوظ کیا جائے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت جو مختلف اوقات میں حضور کی طرف سے آتی رہی ہیں۔ صدر انجمن نے ذیل کے طریق پر احباب جماعت کے فالتو روپیہ کو محفوظ کرنے کے لئے ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ ایسا بھی ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ روپیہ محفوظ رہے۔ بلکہ ہر سال کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے

۱:۔ ایک طریق یہ ہے کہ صدر انجمن نے دفتر محاسب میں خزانہ برانچ کے ساتھ "صیغہ امانت" قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی شخص چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔

۲:۔ دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ صیغہ امانت دفتر محاسب میں ہر شخص اپنی رقم غیر تابع مرضی رکھوا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بطور امانت رقم رکھوانے والا رقم رکھواتے وقت یہ تحریر لکھ دیتا ہے کہ وہ یہ رقم کم از کم ایک ماہ کے نوٹس پر ہی برآمد کرائے گا۔ غیر تابع مرضی رقم جمع کروانے سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ بعض وقت انسان اپنے روپیہ کو جب چاہے اُسی وقت لے سکے۔ تو اُسے غیر ضروری امور پر بھی خرچ کر لیتا ہے۔ لیکن غیر تابع مرضی روپیہ رکھوانے سے چونکہ روپیہ حاصل کرنے کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دیا جانا ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں رقم برآمد کروانے والا سوچ سکتا ہے کہ رقم کا مصرف ضروری ہے۔ یا غیر ضروری۔ اگر غیر ضروری ہو تو وہ رقم برآمد نہیں کرواتا۔ نیز غیر تابع مرضی جمع کرائی ہوئی رقم پر زکوٰۃ بھی عائد نہیں ہوتی:۔

۳۔ تیسرا طریق یہ ہے۔ کہ احباب جماعت سے روپیہ لے کر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے۔ وہ اُس شخص کو دیدیا جاتا ہے۔ جس کی رقم ہوتی ہے۔ اس طریق سے روپیہ بھی محفوظ رہتا ہے۔ اور راس پر سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں:۔

۱۔ رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائیگی۔ اور اگر کسی اشد ضرورت کے ماتحت واپس کی جائے تو جائداد مرہونہ کا کوئی کرایہ یا زرٹھیکہ ادا نہیں کیا جائے گا۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۴ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا۔

۲۔ رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن لی جائے گی۔ جس کی قیمت زر رہن سے دوچند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔

۳۔ رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں ہی رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار کی جائداد پر -/۵۰ روپیہ سالانہ کرایہ یا زرٹھیکہ ادا ہوگا۔ اور ایسی جائداد کم از کم ایک ہزار روپیہ پر رہن رکھی جائے گی۔

۴:۔ رقم کی واپسی کے لئے فریقین کو مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہوگا۔

الف:۔ ایک ہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس۔

ب:۔ ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا نوٹس۔

ج:۔ دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس۔

۵۔ زرٹھیکہ اُس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے گا۔

(نظارت بیت المال)

لاہور میں اولمپک کھیلوں میں حصہ لینے والوں کا استقبال

لاہور ۲۳ فروری ۔ پاکستان میں دوسری بار منعقد ہونے والے اولمپک کھیلوں میں حصہ لینے والے ترک اور دوسرے کھلاڑیوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے لاہور کے میئر میاں مشتاق احمد نے آج صبح کی استقبالیہ تقریب میں کہا کہ ہمیں بڑی مسرت ہے کہ اس وقت ہمارے درمیان ہمارے ترکی کے رہنے والے بھائی بھی موجود ہیں جو کمال اتاترک کی سرزمین ہے ۔ جن کا نام ہمارے محبوب قائد اعظم کے نام کی طرح پاکستان کے ہر گھر میں عزت و احترام سے لیا جاتا ہے ۔ میئر نے بتایا کہ کارپوریشن کا ارادہ ہے کہ اولمپک معیار پر یہاں ایک جدید قسم کا اسٹیڈیم تعمیر کیا جائے اور کنگ جارج میموریل فنڈ سے دس کے ایک لاکھ روپے کی رقم علیحدہ بھی کی جا چکی ہے ۔ اولمپک کھیل یہاں کل سے شروع ہونے والے ہیں ۔ اور مہمانوں کے اعزاز میں متعدد تقریبات کا انتظام کیا گیا ہے ۔ آج سہ پہر کو گورنمنٹ ہاؤس میں انہیں گارڈن پارٹی دی جا رہی ہے ۔ (دلستار)

ریاستی مہاجرین کے سروس ریکارڈ کی منتقلی کا انتظام

لاہور ۲۳ فروری ۔ حکومت پاکستان نے حکومت ہند سے باہمی اساس پر ہندوستانی ریاستوں کے ان سابقہ ملازمین کے سروس ریکارڈ کی منتقلی کا انتظام کیا ہے جو ملک کی تقسیم پر ہندوستان سے پاکستان ہجرت کر کے چلے آئے تھے ۔ ہندوستانی ریاستوں کے ان سابقہ ملازمین کے معاملہ میں جو اس وقت حکومت پنجاب کے ماتحت کام کر رہے ہیں ان کی ملازمت کے متعلق کاغذات کی بہم رسانی کے سلسلہ میں درخواستیں محکمہ جات کے افسران اعلیٰ کو حکومت کی جاری کردہ ہدایات کے مطابق اپنے اپنے دفتر کے توسط سے ارسال کی جانی چاہئیں ۔ ایسے اشخاص جو حکومت پنجاب کی ملازمت میں نہیں یا جو بے روزگار ہیں لیکن ہندوستانی ریاستوں سے جہاں وہ پہلے ملازم تھے اپنا سروس ریکارڈ حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ انہیں انڈر سیکرٹری حکومت پنجاب پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سول سیکرٹریٹ لاہور کے پاس درخواستیں روانہ کرنی چاہئیں ۔ درخواست دہندگان کو درخواستوں میں اپنا نام دفتر اور ریاست کا نام جہاں وہ پاکستان چلے آنے سے پیشتر ملازم تھے بتانا چاہیے اور ساتھ ہی اپنے عہدہ گریڈ اور آخر بار موصول شدہ تنخواہ کی رقم عمر ۔ ولدیت ۔ مطلوبہ ملازمت کی تفصیلات اور اپنے موجودہ پتہ کا حوالہ بھی دینا چاہیئے ۔

درخواست دعا

میرے لڑکے مبارک احمد پر ایک مقدمہ ہے ۔ جس کی اپیل سیشن جج صاحب کی عدالت میں کی گئی ۔ اس کی بریت کے لئے احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں ۔ جزاکم اللہ

(خاکسار محمد شریف خان ۔ ٹیوٹر ۔ لاہور)

(۲) میرے بڑے بھائی جان ڈاکٹر محمد احمد صاحب جو کہ حال ہی میں عدن سے تشریف لائے ہیں ۔ حضرت والد صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے قادیان تشریف لے جا رہے ہیں ۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی سفر کی آسانی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(خاکسار نعیم احمد وسیم متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ضرورت ہے

ایک نہایت ہوشیار ۔ دیانتدار محنتی کارکن کی ضرورت ہے ۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو ۔ حساب کتاب اکونٹس سمجھتا ہو ۔ اور باقاعدہ رکھ سکتا ہو ۔ ایک اوسط درجہ کے کاروبار کو سنبھال سکتا ہو ۔ ذمہ دار ہو ۔ کاروباری تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی ۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست اپنے ہاتھ سے انگریزی میں لکھی ہوئی بھیجیں ۔ کم از کم تنخواہ جو درکار ہو لکھیں :-

م ۔ ب ۔ الف ۔ معرفت

الفضل ۔ لاہور

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں ۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے ۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

وعدے جلد بھجوائے جائیں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ ۔ عہدیداران جماعت اور احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے ۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد میں اب صرف ایک ہفتہ باقی ہے ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق صرف وہی وعدے منظور کئے جائیں گے جن پر زیادہ سے زیادہ ۲۸ فروری یا یکم مارچ کی مہر ہوگی تمام مجالس اور جماعت ہائے احمدیہ کی مکمل فہرستیں اس سے قبل حضور کی خدمت میں پیش ہو جانی چاہئیں ۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

پاکستان اور برطانیہ کی تجارت میں نمایاں اضافہ

لنڈن ۲۳ فروری ۱۹۴۷ء کے ۲,۹۰,۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ کے مقابلہ میں پاکستانی برآمدی تجارت میں گذشتہ سال دو تہائی کا اضافہ ہوا اور مجموعی قیمت ۴,۹۰,۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ ہوئی۔ اس اضافہ کا انکشاف منگل کو شائع شدہ بورڈ آف ٹریڈ کے اعداد شمار سے ہوا۔ پاکستان سے برطانیہ کی درآمد ۱۹۴۸ء کے ۸۰,۷۹,۱۲,۱ پاؤنڈ سے بڑھ کر۔ گذشتہ سال ۵۰۵,۸۰,۶۱,۱ پاؤنڈ کی ہو گئی۔ پاکستان کو گذشتہ سال برطانیہ کی برآمد میں ۱,۵۰,۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ کا اضافہ ہوا کیونکہ ۱۹۴۸ء کے ۳۳۵,۴۳,۷۹,۱ پاؤنڈ سے ۴۰۳,۱۳,۳۰ پاؤنڈ ہو گئی۔ ۱۹۵۰ء کے پہلے مہینہ کے نئے بورڈ آف ٹریڈ کے اعداد پاکستان سے برطانیہ کی خاص درآمدوں کی قیمت میں اضافہ اور پاکستان کو وزنی اشیاء کی برآمد میں بھی اضافہ کا رجحان بتاتے ہیں۔

۳۱ جنوری کو ختم ہونے والے مہینے میں برطانیہ نے پاکستان سے ۵۶۹,۸۳,۱۶ پاؤنڈ کی چائے درآمد کی۔ اس کے مقابلہ میں جنوری ۱۹۴۸ء میں ۳۸۰,۴۶,۳ پاؤنڈ کی درآمد ہوئی تھی۔ (داستار)

جدہ سے مدینہ تک پختہ سڑک کی تعمیر

لنڈن ۲۳ فروری۔ جدہ سے مدینہ تک چالیس لاکھ پاؤنڈ کے خرچ سے ایک نئی پختہ سڑک تعمیر کی جائیگی اس وقت ایسی ہی ایک سڑک جدہ سے مکہ تک بنائی جا رہی ہے جو ۱۹۵۲ء میں حج کے ایام کے وقت تک مکمل ہو جائے گی۔ مسٹر سینٹ جان فلبی نے کل لنڈن میں اسٹار کو بتایا۔ سینٹ جان فلبی جس تعمیر میں مصروف ہیں۔ تین برطانوی کمپنیوں میں سے ایک کے ڈائریکٹر ہیں۔ اور انہوں نے ابھی اس سڑک کی تعمیر کے ٹھیکہ پر دستخط کئے ہیں۔ جو بہتیرے حاجیوں کے آرام اور سہولت کا باعث ہوگی۔

اس کمپنی کے حوالہ یہ کام کیا گیا ہے کہ ۳۰۰ میل تک ریگستانی علاقہ میں ایسی جدید قسم کی سڑک تیار کردے جس سے موٹر کار کے انجن ریت سے [illegible] ہوں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جدہ سے مکہ جانے والی سڑک کی تعمیر کا کام کافی آگے بڑھ چکا ہے۔ مکہ کے افسر تعمیرات احمد غزالی جو حال میں سعودی عربستان کو واپس آئے ہیں۔ سڑک کی تعمیر کے سامان کی تیاری سے مطمئن ہیں۔ سینٹ جان فلبی کو آئندہ دو مہینوں تک واپس جانے کی توقع نہیں ہے۔ (داستار)

ریل گاڑی پر فائرنگ

ہانگ کانگ ۲۳ فروری۔ برطانوی سرحد کے نزدیک کنٹن سے آتی ہوئی ایک ریل گاڑی پر دو نیشنلسٹ طیاروں کے گولے چلانے کی وجہ سے پندرہ چینی مسافر ہلاک اور ۲۰ مجروح ہوئے۔ پانچ مجروحین کو سرحد پار لا کر ہانگ کانگ کے ہسپتالوں میں داخل کیا گیا۔ ریل پر حملہ کرنے سے پہلے طیاروں نے سرحد سے چند گز کے فاصلہ پر ایک پٹرول کے ذخیرہ پر مشین گن چلائی۔ ذخیرہ پھٹ پڑا جس سے نزدیک رکھے کھاد کے ذخیرہ میں بھی آگ لگ گئی۔ ۷ دنوں کے اندر ہانگ کانگ کی سرحد کے نزدیک یہ دوسرا نیشنلسٹ ہوائی حملہ تھا۔ (داستار)

جذامیوں کی شفایابی نے نیا مسئلہ پیدا کر دیا

کوالامپر ۲۳ فروری۔ نئی سلفون ادویہ سے جذام کا مرض اس قدر سرعت سے اچھا ہونے لگا ہے کہ ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے کہ ان جذامیوں کے متعلق کیا کیا جائے جو اب زندگی کے تمام مشاغل اختیار کرنے کے لائق ہو گئے ہیں۔ مثلاً ملایا کے اکثر جذامی ایسے چینی ہیں جن کے گھر والے اور رشتہ دار اس مرض سے اس قدر خائف ہیں کہ وہ ان مریضوں کو جو دس سال سے زیادہ سے جذامیوں کیلئے مخصوص علاقہ میں رہ کر آئے ہیں۔ اپنے گھروں میں واپس لینا نہیں چاہتے۔

شامی ایرانی ٹیلیفون

دمشق ۲۳ فروری۔ دمشق اور طہران کے درمیان براہ راست ٹیلیفون کے سلسلہ کا قیام عمل میں آگیا ہے (داستار)

ملکہ سبا کی نشانیاں

عدن ۲۳ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یمن کی حکومت نے آثار قدیمہ کا ایک مشن عرب روانہ کیا ہے۔ جہاں کسی زمانہ میں ملکہ سبا رہتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم زمانہ کی کچھ اشیاء دستیاب ہوئی ہیں۔ (داستار)

سابق لبنانی وزیر اعظم

لنڈن ۲۴ فروری۔ سابق لبنانی وزیر اعظم تین چار ہفتوں کے اندر لبنان واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ اب تک گائیز ہسپتال میں ہیں۔ جہاں معالجہ سے ان کو افاقہ ہو رہا ہے۔ یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ اب انہیں اپریشن کی ضرورت نہیں ہے (داستار)

روم میں تقرر

بغداد ۲۳ فروری۔ مسٹر محمد فخری الجمیل روم میں عراق کے مختار الامور مقرر کئے گئے ہیں۔ (استار)

ہندوستان کے اخبارات میں افغانستان کی اقتصادی بدحالی کا چرچا

کراچی ۲۳ فروری۔ افغانستان کی اقتصادی بدحالی کا ہندوستان کے اخبارات میں بہت چرچا ہونے لگا ہے حالانکہ ہندوستان واضح اسباب کی بنا پر افغانستان کا بڑا دوست بنتا ہے۔ حال میں افغانستان کے وزیر تعلیم نے حکومت ہند کی وزارت تعلیم سے افغانستان کے سکولوں و کالجوں میں انگریزی پڑھانے کے لئے کچھ معلم مانگے ہیں۔ ہندوستانی اخبارات میں ان جگہوں کیلئے اشتہار دیا گیا ہے اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ کافی درخواستیں آئیں گی۔ اس سلسلہ میں ایک نامہ نگار نے دہلی کے ایک ممتاز اخبار میں لکھا ہے:۔

"ہندوستانی سکے کی قیمت میں کمی کے اثرات افغانستان کی منڈیوں میں پہلے ہی سے ظاہر ہونے لگے ہیں۔ ۱۰۰/- ہندوستانی روپوں کے عوض ۳۵۰/- افغانی روپے ملتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں ۱۰۰/- پاکستانی روپے ۵۰۴/- افغانی روپوں کے برابر ہیں۔ اس کے علاوہ معلمین کو تنخواہ کا ۳۰ فیصدی حصہ لازمی طور پر بنک کی تخفیف شدہ شرح کے مطابق دیا جاتا ہے۔ اس حساب سے ۵۰۰/- روپے کی تنخواہ کے معلم کو تقریباً ۳۰۰ روپے ملیں گے۔ مکان کے کرایہ کیلئے ۲۰۰ افغانی روپے کافی نہیں ہوتے کابل میں ۷۰۰/- افغانی روپے فی ماہ سے کم کرایہ پر کوئی رہنے کے قابل جگہ نہیں ملتی۔ معلمین کو جن جگہوں کیلئے اخباروں میں اشتہار دیا گیا ہے وہ غالباً خاص کابل کے بجائے مضافات اور ایسے چھوٹے مقامات کے لئے ہیں جہاں کچھ دلچسپی کا سامان نہ ہوگا۔ ایسے مقامات پر تنخواہوں کی ادائیگی کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے معلمین کو تنخواہ لینے کے لئے ہر پانچویں چھٹے مہینے کابل آنا پڑتا ہے ذاتی سفر خرچ غیر معین اور ناکافی ہے جو معلم دہنے کنبے کو بذریعہ ہوائی جہاز وہاں لے جائے گا وہ اپنی جیب سے فی کس ۱۵۰ روپے خرچ کرنے پڑیں گے۔ اس کے علاوہ ہوٹل میں ٹھہرنے کے لئے اور کھانے کا خرچ پندرہ بیس روپے یومیہ ہے۔ افغانستان میں عام اخراجات زندگی بہت زیادہ ہیں۔ اور خصوصاً ہمارے سکے کی قیمت کم ہو جانے کے بعد تو یہ اخراجات زندگی اور زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ درآمدی کپڑا۔ چائے۔ قہوہ۔ صابن۔ تیل اور ڈبوں میں بند اشیاء نیز کاسمیٹکس اور سگریٹ خاص طور پر مہنگے ہو گئے ہیں"۔

وفد پٹواریان انہار کی آنریبل ایڈوائزر صاحبان سے ملاقات

لاہور ۲۳ فروری۔ پرسوں پٹواریان انہار کا ایک وفد زیر قیادت چوہدری برکت علی صاحب پریذیڈنٹ آنریبل ملک محمد انور خانصاحب مشیر اعلیٰ۔ آنریبل شیخ صادق حسن صاحب مشیر مال اور آنریبل سردار محمد خانصاحب بخاری مشیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی سے ملا۔ دوران ملاقات میں ترقی تنخواہ پر تفصیلاً گفتگو ہوئی۔ فاضل مشیران نے نہایت خندہ پیشانی سے ان کے مطالبات کو سنا اور ہر طرح سے امداد کرنے کی امید دلائی۔

پٹواریان انہار کو امید واثق ہے کہ آئندہ بجٹ میں ان کی ترقی تنخواہ کا خاص طور پر خیال رکھ کر حکومت پاکستان غریب پروری کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرے گی۔ (نامہ نگار)

چاٹگام کی صنعتی نمائش کے آل پاکستان مشاعرہ کا تذکرہ

لاہور ۲۳ فروری۔ مشرقی پاکستان کی صنعتی نمائش میں جو آل پاکستان مشاعرہ وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد خان کی زیر صدارت ماہ رواں کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوا۔ اس کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے ڈھاکہ کا مشہور اخبار "پاکستان آبزرور" رقمطراز ہے کہ صنعتی نمائش کے احاطہ میں منعقد ہونے والے کامیاب مشاعرہ میں بے انداز سامعین نے شرکت کی۔ ممتاز شعراء میں سے حفیظ جالندھری۔ ثاقب زیروی۔ حیرت غازی پوری۔ احسان دانش۔ سید محمد جعفری ظریف جبل پوری۔ کریم فضلی۔ کلیم عثمانی اور حیدر دہلوی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حفیظ جالندھری اور ثاقب زیروی نے سامعین کے بے پناہ ہجوم سے خاص طور پر داد حاصل کی۔

عورتوں کے لئے پہلے روزانہ اخبار کا اجراء

لاہور ۲۳ فروری۔ اخبار "خاتون" جو چودہ برس سے ہفتہ وار صورت میں پہلے بمبئی سے اور پھر لاہور سے زیر سرپرستی جناب فاطمہ بیگم صاحبہ سابق لیڈی انسپکٹر آف سکولز وصدر انجمن حقوق نسواں لاہور شائع ہو رہا ہے اب روزانہ کیا جا رہا ہے۔ اور اگر دنیا بھر میں نہیں تو ایشیا بھر میں یہ خواتین کا پہلا روزانہ اخبار ہوگا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کو خواتین ہی لکھیں گی اور بڑی حد تک خواتین ہی چلائیں گی۔ یہ اخبار نہ صرف ہر قسم کے سیاسی مسائل حاضرہ پر نسوانی نقطہ نگاہ سے اپنی رائے کا اظہار کرے گا۔ بلکہ دنیائے اسلام اور خصوصاً خواتین پاکستان کے متعلق خبریں بہم پہنچائے گا۔ اور ان کے خیالات کی حتی المقدور ترجمانی کرے گا